انتالیسویں سالانہ احرار ختمِ نبوت کانفرنس، چناب نگر کی روداد

عبدالمنان معاویہ/مولانا کریم اللہ

ہر سال کی طرح امسال بھی 12/11 ربیع الاول 1438ھ مطابق 12/11 دسمبر 2016ء بروز اتوار سوموار چناب نگر میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام 39 ویں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی، جس میں ملک بھر سے اکابر علمائے کرام، زعمائے احرار ختم نبوت اور ملک کے طول وعرض سے دینی کارکنوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔

میں ان ہزاروں افراد کو دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ آخر یہ لوگ اتنی دور کیوں آئے..؟ وہ کونسا جذبہ تھا جس نے اس ٹھٹھرتی سردی اور شدید دھند میں انہیں گھروں سے نکالا..؟ ان کے جوش وجذبہ کو دیکھ کر مجھے صرف ایک ہی بات سمجھ میں آ رہی تھی کہ یہ لوگ حضور نبی اکرم، ختم الرسل، مولائے کل، دانائے سبل سیدنا ومولانا، حبیبنا ومرشدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت میں یہاں آئے ہیں تاکہ منکرین ختم نبوت کے شہر میں جاکر انہیں دین اسلام کی دعوت دینا، دین کی دعوت بڑا کام ہے۔

بتوں کے شہر میں جاکر خدا کا نام لکھ دینا جہاں پر کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا

احرار ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست 11 ربیع الاول کو بعد نماز عشاء ادیب احرار محترم ڈاکٹر شاہد محمود کاشمیری کی زیر صدارت ہوئی، نقابت کے فرائض مبلغ ختم نبوت مولانا تنویر الحسن نقوی نے سرانجام دیئے۔ ملتان کے ''قاری محمد فیصل'' نے نہایت خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کی مجلس احرار اسلام آزاد کشمیر کے ''فاضل ظہیر'' نے نعت رسول مقبول پیش کی جس کا مصرعۂ اول یہ ہے کہ ؎

وہ آئے جب تو انسانوں کو فرشتوں کے سلام آئے

تحریک طلباء اسلام چیچہ وطنی کے کنونیر مولانا محمد معاویہ نے کہا کہ: ''مجلس احرار اسلام تمام دینی جماعتوں کی ماں کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی جماعت نے سب سے پہلے جماعتی سطح پر قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے کام کیا، اسی جماعت کا ایک ذیلی شعبہ تحریک طلباء اسلام ہے جس میں دینی مدارس وعصری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء شامل ہیں۔ تحریک طلباء اسلام، طلبا میں دینی شعور وسیاسی بیداری ان کی تعلیم وتربیت اور ان میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کی جدوجہد کررہی ہے تاکہ مستقبل میں وہ ملک وملت کے لیے بہترین خدمات سرانجام دیں''۔

تحریک طلباء اسلام پاکستان کے کنونیر محمد قاسم چیمہ نے اپنے بیان میں کہا کہ: ''خلافت موومنٹ کے بعد مجلس احرار اسلام قائم کی گئی جس میں اس وقت کے بڑے بڑے علماء وزعماء شامل تھے، لیکن مجلس احرار اسلام نے جلد ہی مسلمانوں میں اپنا مقام بنالیا اور مسلمانوں کی ایک نمائندہ جماعت بن کر ابھری اور بہت کم وقت میں چہار دانگ عالم میں پھیل گئی، مجلس احرار اسلام نے اپنے قیام کے تین ماہ بعد کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بننے سے بچانے کی خاطر ایک زبردست

تحریک چلائی، جس میں چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے الٰہی بخش شہید ہو گئے اور پچاس ہزار لوگ اس تحریک میں مجلس احرار اسلام کے قائدین کے شانہ بشانہ چلے اور قید کر دیئے گئے''۔ انہوں نے کہا کہ: ''نوجوان کسی بھی ملک کے معاشرے کا بنیادی جوہر ہوتے ہیں، جس معاشرے کے نوجوانوں کے اخلاق تباہ ہو جائیں وہ معاشرہ بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ معاشرہ کی اصلاح چاہتے ہو تو نوجوانوں کی اصلاح کرو۔

سابق قادیانی محمد آصف نے داعیانہ انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: '' قادیانیت کی غلاظت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نکالا اور ہدایت دے دی، قادیان کا فتنہ کوئی اتنا پرانا فتنہ نہیں ہے، قادیان سے اٹھا اور ربوہ میں دم توڑ دیا اس کی عمر ابھی کوئی زیادہ نہیں، یہی کوئی سو، سوا سو سال ہوگی، ہمیں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر دعوتی انداز میں کام کرنا چاہیے۔ سب کو علم ہو گیا ہے کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے اب ہمیں قادیانیوں کو بھی دعوت اسلام دینی چاہیے اور دعوت داعی کی طرح دی جاتی ہے، اس کے لیے لٹھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہوتی''۔

ایک بار پھر محمد ظہیر کاشمیری کو ترانہ کے لیے بلایا گیا تو انہوں نے ''وہ لہرایا ہے پھر سے مجلس احرار کا جھنڈا'' ترانہ پڑھا اور احرار رضا کاروں میں جوش و جذبہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ صدر جلسہ محترم ڈاکٹر شاہد محمود کاشمیری نے ناسازیٔ طبع کے باعث مختصر خطاب کیا۔ نعرۂ تکبیر، عقیدہ ختم نبوت زندہ باد، کے نعروں سے ڈاکٹر صاحب کا استقبال کیا گیا وہ مائیک پر تشریف لائے ابھی چند جملے ادا کیے ہی تھے کہ طبیعت ناساز ہو گئی اور وہ بیان نامکمل چھوڑ کر آرام گاہ میں تشریف لے گئے۔

ابن قائد احرار مولانا سید عطاء المنان بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ایک بار پھر ہمیں مرکز رشد و ہدایت میں مل بیٹھنے کی توفیق بخشی اور خدام ختم نبوت میں حق تعالیٰ نے ہمارا حشر فرمائے، (آمین) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد رسالت میں جو جنگیں ہوئیں، ان میں کل 259 صحابہ کرامؓ شہید ہوئے لیکن جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جو کہ عقیدہ ختم نبوت کے لیے لڑی گئی تھی تو اس واقعہ سے اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کا پتہ چلتا ہے، پاکستان میں 1953ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو کم وبیش دس ہزار لوگ عقیدۂ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے شہید کر دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرزندان اسلام کے خون کی برکت سے 1974ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔

رات کی نشست میں آخری بیان نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری کا ہوا، انہوں نے کہا کہ: ''مجلس احرار اسلام نے گزشتہ 87 برسوں میں تحریک آزادی کو کامیابی سے ہمکنار کیا، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، فریضہ دعوت و تبلیغ اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بے لوث خدمات انجام دیں۔ علم دین کی نشر و اشاعت کی، ایمان کو لاحق خطرات سے مسلمانوں کو باخبر کیا اور لوٹنے والوں کی دست برد سے محفوظ کیا۔ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر چلنا ہے اور اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ قرآن کریم کی مکمل تشریح و تفسیر ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت فرمائی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب ختم نبوت اور سیرت طیبہ کی بھی حفاظت فرمائی، اب قیامت تک تمام زمانے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہیں۔

12 ربیع الاوّل کو نماز فجر کے بعد مجلس احرار اسلام کے ناظم تبلیغ مولانا محمد مغیرہ نے درس قرآن کریم دیا جس میں انہوں نے ''عقیدہ ختم نبوت وحیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام'' کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی، اس کے بعد باضابطہ پہلی نشست صبح

8:30 بجے ہوئی جس میں پرچم کشائی ہوئی، تقریب کا آغاز پیر ابوذر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، نعت رسول کریم ﷺ ظہیر کاشمیری نے پڑھی، مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر، پروفیسر خالد شبیر احمد نے خطاب کیا اور کہا کہ: ''کسی بھی جماعت کے سامنے عظیم نصب العین ہوتا ہے۔ اس نصب العین کی تکمیل کے لئے کوشاں رہنا ہی جماعت کی سرفرازی و کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے''۔ جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ''دنیا سے بدامنی ،تاریک سناٹے والی سیاہ رات کو ختم کرنے کے لیے سفید رنگ کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ تمہاری قربانی اور جدوجہد سے ہوگا۔ شہداء ختم نبوت اور شہداء نظام مصطفیٰ کی قربانی یہ سب اس سرخ قمیض میں پوشیدہ ہے اور یہ سرخ قمیض ہمیں یاد دلا رہی ہے کہ آنے والے دور میں ہمیں بھی دین اسلام، عقیدۂ ختم نبوت کے دفاع کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ نائب امیر مرکزی مجلس احرار اسلام سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ''پرچم کشائی کی یہ تقریب احرار کی روایت ہے۔ وطن عزیز پاکستان اور جماعت کے پرچموں کو لہرانے کا مقصد اپنے ایمان وعقیدے اور وطن سے محبت کے جذبے کی تجدید کرنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ: ''ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی سیاسی پوزیشن کی قربانی دی اور ہم یہ قربانی دے کر کامیاب ہیں ہم نے اپنا مقصد پالیا''۔ قائد احرار پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے پاکستان اور مجلس احرار اسلام کا پرچم لہرایا اور مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ: ''ہم دینی سیاست کے علمبردار ہیں اور لادین ومغربی سیاست کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم نے سنت نبوی کی پیروی کرنے والے لوگوں کا دامن پکڑا ہے اور ہم یقینِ کامل کے ساتھ اس راستے پر چلتے ہیں۔

۱۱ بجے دن دوسری نشست کی صدارت خانقاہ سراجیہ سے حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہٗ (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے کی۔ مولانا تنویر الحسن کی نقابت گجرات کے قاری ضیاء اللہ ہاشمی کی تلاوت، دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے طالب علم حافظ عبدالمجید کی نعت نے سماں باندھ دیا۔ پہلی تقریر مبلغ ختم نبوت مولانا سرفراز معاویہ کی ہوئی انہوں نے کہا کہ: ''آج حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والے یہاں جمع ہوکر بتا رہے ہیں کہ ہم کسی طور حالات میں گھبرانے والے نہیں، جب تک جسم میں جان ہے عقیدۂ ختم نبوت کا علم بلند کرتے رہیں گے''۔ گجرات کے مولانا قاری احسان اللہ نے کہا کہ: ''جو مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتا ہے وہ درحقیقت ذات نبوی کا محافظ ہے''۔ جھنگ کے قاری محمد اصغر عثمانی نے کہا کہ: ''تحفظ ختم نبوت کا سلسلہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے چلا اور آج تک چل رہا ہے، ہر صدی میں علمائے امت نے اپنے اپنے انداز میں اس عقیدہ کا دفاع کیا۔ ہم کارکنان مجلس احرار اسلام بھی اسی جدوجہد کا تسلسل ہیں''۔ لیاقت پور سے عبدالمنان معاویہ نے کہا کہ: ''آج عالم کفر صرف مسلمانوں کو دہشت گرد باور کرانے پر تلا ہوا ہے۔ حالانکہ دنیا بھر کے مسلمان ان کی دہشت گردی کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلم لیگ کی حکومت نے قائداعظم یونیورسٹی شعبہ فزکس کو غدار وطن ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرکے پاکستان کی نظریاتی بنیاد کو شدید نقصان پہنچایا۔ سابق قادیانی محمد آصف نے اپنے مختصر دعوتی بیان میں کہا کہ: ''مسلمان اس کائنات کا دولہا ہے اور پوری بارات کا انتظام دولہے کے لیے ہوتا ہے اور سب کی نظریں دولہا پر ہوتیں ہیں۔ آپ پر دنیا کے کافروں کی نظریں ہیں اس لیے آپ کی دعوت اور اعمال حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہونے چاہئیں۔ سب کو علم ہوگیا ہے کہ قادیانیت اک فتنہ ہے، قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینی چاہیے۔ اسی میں ہماری دنیا وآخرت کی کامیابی ہے مسنون اعمال اپنا کر ہی ہم کسی غیر کو اپنا بنا سکتے ہیں''۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مولانا قاری عبیدالرحمٰن زاہد نے کہا کہ: ''قادیانی اسلام قبول کرکے ہمارے بھائی بن جائیں''۔ مولانا شوکت نصیر نے کہا کہ: ''مجلس احرار اسلام نے

سب سے پہلے برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جماعتی سطح پر جدوجہد شروع کی۔ کراچی سے تشریف لائے ہوئے مہمان محترم مولانا محمد سعد مدنی نے کہا کہ: ''پہلی مرتبہ یہاں حاضری ہوئی مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے ماشاء اللہ سب انتظام نہایت احسن طریق سے کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو خدام ختم نبوت میں شامل فرمائے اور ہمارا حشر بھی شہدائے ختم نبوت ومجاہدین ختم نبوت میں فرمائے''۔ (آمین) امیر مجلس احرار اسلام سندھ مفتی عطاء الرحمٰن قریشی نے کہا کہ: ''مجلس احرار اسلام میں آپکا اور میرا چلنا بہت سعادت کی بات ہے۔ حافظ محمد اکرم احرار نے پنجابی زبان میں نعت پڑھی۔ رحیم یار خان کے نوجوان مولانا محمد مغیرہ چوہان نے کہا کہ: ہر باطل فتنہ اسلاف امت سے تعلق توڑ کر ہی نیا نظریہ، نیا عقیدہ استوار کرتا ہے اور یہی کچھ فتنہ قادیانیت نے کیا ہے۔ پیر محمد ابوذر اپنی علالت کے باوجود راولپنڈی سے اس کانفرنس میں شریک ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ: ''ہر دور میں مجلس احرار اسلام کو اکابر علماء کرام واولیا عظام کی سرپرستی حاصل رہی، اور وہ جن کا دعویٰ تھا کہ ربوہ ہماری زمین ہے یہاں ہمارا قبضہ ہے ہم یہاں کسی اور کو داخل نہیں ہونے دیں گے، اللہ کے فضل سے احرار ختم نبوت کانفرنس ودعوت اسلام جلوس دشمن کی ناک خاک آلود کر رہی ہے''۔ جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ: ''27 فروری 1976ء کو ہم یہاں داخل ہوئے 6 اضلاع کی پولیس نے راستہ روکنے کی کوشش کی، قائد احرار سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ کو دوران تقریر گرفتار کرلیا گیا اور سید عطاء المحسن بخاری کو پولیس گرفتار کرنے آئی تو انہوں نے شیر کی طرح للکارتے ہوئے کہا کہ تقریر اور نماز جمعہ کے بعد میں خود گرفتاری دے دوں گا اکابر احرار کی محنت اور ان کے رجزیہ خطبات کی گونج آج بھی موجود ہے۔ ہم نے ربوہ پر قبضہ نہیں کیا بلکہ ہم یہاں کے باسیوں کو واگذار کرانے آئے ہیں قبضہ تو ان لوگوں کا ہے جو خود تو بیرون ملک بیٹھے ہیں لیکن اگر کوئی قادیانی مسلمان ہوجائے یا ان سے باغی ہوجائے تو اس کے گھر پر، اس کی جائیداد پر قابض ہوجاتے ہیں ہم اس قبضہ گروپ سے لوگوں کو آزاد کرائیں گے''۔ اسلام آباد کے مہمان مولانا تنویر احمد علوی نے کہا کہ: ''آج دنیا میں دو بڑے فتنے کام کر رہے ہیں۔ ایک فتنہ وحدت ادیان کا ہے اور دوسرا فتنہ وحدت مذاہب والمسالک کا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہم قادیانیوں کی اسی حیثیت تسلیم کریں جو مسلمانوں کے مابین فروعی مسائل پر اختلاف ہیں وہی اختلاف قادیانیوں کا سمجھیں لیکن یاد رکھیں کہ قادیانیوں سے ہمارا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے''۔ مولانا عبدالخالق ہزاروی نے کہا کہ: ''قادیانیت کی پہچان ہی دجل وفریب ہے، ان کے دھوکے سے اپنے اور مسلمانوں کے ایمان کو بچانا ہمارا فطری اور انسانی حق ہے''۔ مفتی محمد زاہد نے کہا کہ: ''قادیانی کوئی فرقہ نہیں بلکہ اسلام کی اپوزیشن کا مہرہ ہیں اور تمام دین دشمن قوتیں انہیں استعمال کر رہی ہیں''۔ اس نشست کے آخر میں سید محمد کفیل شاہ بخاری نے مختصر خطاب کیا اور شرکائے جلوس کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ: ''ساری کائنات کے اولیا کرام اکٹھے ہوجائیں کسی صحابیؓ کے جوتی پر لگنے والی گرد کا مقابلہ نہیں کرسکتے، اور سارے صحابہ کسی نبی کے مقام کو نہیں پاسکتے اور سارے نبیوں میں افضل مقام اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی خاتم ﷺ کو عطا فرمایا ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''، مجلس احرار اسلام مثبت رویوں کی قائل ہے اور آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے پُر امن جدوجہد کر رہی ہے، دعوت کا کام غصہ سے نہیں کیا جاتا اس کے لیے حضور اکرم ﷺ کے داعیانہ کردار وسیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے کس طرح کفار کو دعوت اسلام دی ہم بھی اسی طرز کو اپناتے ہوئے قادیانیوں کو دین اسلام کی دعوت دیں گے، جلوس میں شامل کوئی شخص از خود نعرہ نہیں لگائے گا بلکہ کچھ ساتھیوں کو متعین کردیا گیا ہے وہ ہی نعرے لگائیں گے، جلوس میں ادھر ادھر دیکھنے کے بجائے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے جانا ہے، نعرہ تکبیر، اللہ اکبر صلی اللہ علی محمد، صلی اللہ علیہ وسلم، محمد ﷺ ہمارے، بڑی شان والے، عقیدہ ختم نبوت زندہ باد'' کے نعرے ہی لگائے جائیں گے۔

اس نشست میں آخری دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ، کندیاں) نے کی۔

ہزاروں فرزندان اسلام، مجاہدین ختم نبوت اور سرخ پوشان احرار نے فقید المثال دعوت اسلام جلوس نکالا، اقصیٰ چوک پر مولانا سید عطاء المنان بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:”قادیانیو! تم اسلام قبول کرلو اور ختم نبوت کا پرچم تھام لو تو تم ہمارے بڑے بھائی اور ہم چھوٹے ،لیکن یاد رکھو جس شخصیت کی پیروی کا تم دم بھرتے ہو وہ اس قابل نہیں کہ اس کی کتب تم گھر میں ماں، بہن، بیٹی کے سامنے بیٹھ کر پڑھ سکو، جب جلوس قادیانی مرکز”ایوان محمود“ کے سامنے پہنچا تو وہاں سید عطاء المحسن بخاری نے تلاوت قرآن پاک کی ،اور قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا مفتی محمد حسن، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ اور ڈاکٹر شاہد محمود کاشمیری نے قادیانیوں کو دعوت اسلام کا فریضہ دہرایا! قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم شہداء جنگ یمامہ سے لے کر 1953ء، 1974ء کے شہداء ختم نبوت کے وارث ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ شہداء ختم نبوت کی قربانیوں سے ہی یہ وطن عزیز ارتدادی اور قادیانی ریاست بننے سے محفوظ رہا، انہوں نے کہا کہ سنت نبوی ﷺ سے وابستہ رہنے ہی میں دنیا و آخرت کی یقینی کامیابی ہے، انہوں نے کہا کہ قادیانی ہماری درخواست پر اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی اور کتب کا مطالعہ کریں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ قادیانیت اسلام کی ضد ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے دامنِ رحمت کا ایک سرا زمین پر ہے اور دوسرا حوض کوثر پر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کا غلام اور چوکیدار بنادے کہ ہم منصب رسالت و ختم نبوت کے تحفظ کی پرامن جدوجہد کے کارکن بن جائیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اسلام ابدی دین ہے اور سلامتی صرف دین اسلام میں ہے ،قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو کر اسلام قبول کرلیں۔ احرار کارکنوں کو اپنے بزرگوں کی روایات کے مطابق خدمت خلق اور وطن کی حفاظت کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ الجزائر میں قادیانیوں پر پابندی لگ گئی ہے، حیفہ جہاں پاکستانی قادیانی، عالم اسلام کے خلاف سازشیں کررہے ہیں اب حیفہ جل رہا ہے، آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا اور ہمارے ایٹمی راز امریکہ کو فراہم کیے، آج اسلام آباد میں ایک سرکاری تعلیمی ادارے کی جگہ اس کے نام سے منسوب کی جارہی ہے جو صریحاً اسلام اور ملک دشمن کو نوازنے کے مترادف ہے، انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینا ہمارا دینی و آئینی حق ہے اور ہم یہ فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔

مقررین نے انتباہ کیا کہ ربوہ کے سرکاری تعلیمی ادارے قادیانیوں کو ہرگز نہ دیئے جائیں ورنہ صورتحال کشیدہ ہوسکتی ہے ۔انہوں نے تحریک جدید ربوہ کے دفتر پر قانون نافذ کرنے والے ادارے کے چھاپے، ممنوعہ قادیانی لٹریچر ضبط کرنے اور قانون شکن قادیانیوں کی گرفتاری کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ یہ کاروائی آگے بڑھنی چاہیے۔ قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مرزا مسرور احمد اور پوری قادیانی جماعت کو اسلام کی دعوت پیش کی اور کہا کہ قادیانیو! ہم تو تمہارے خیر خواہ اور ہمدرد بن کر یہاں آئے ہیں تا کہ تم سلامتی کی راہ پر آجاؤ اور مرزا قادیانی کے دھوکے اور گمراہی سے نکل کر حضور خاتم النبیین سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈھیر ہو جاؤ، کیونکہ یہ راستہ جنت کی طرف جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ دسمبر کے آخر میں قادیان (انڈیا) میں سالانہ قادیانی اجتماع میں پاکستانی قادیانیوں کو جانے کے لئے کلیئرنس نہ دی جائے، کیونکہ قادیانی ملکی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دعوتی جلوس میں ہزاروں افراد کی پرجوش شرکت کے باوجود شہر میں امن وامان کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ جلوس مکمل طور پر پُرامن رہا، سرکاری انتظامیہ اور پولیس نے سیکورٹی کے سخت انتظامات کر رکھے تھے جب کہ احرار سیکورٹی کے

رضا کاروں نے کوئی اشتعال انگیز نعرہ نہیں لگنے دیا، سالارِ احرار، میاں محمد اویس، جناب فیصل متین مولانا تنویر الحسن، قاری محمد آصف ،مولانا محمد اکمل، مولانا عطاء المنان اور مجلس احرار اسلام چناب نگر کے رضا کاروں نے جلوس کو پُر امن رکھنے میں بہترین خدمات انجام دیں۔جلوس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمد حسن کی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ جب کہ کانفرنس حضرت خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، کانفرنس کے اختتام پر احرار کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کی جانب سے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عمر فاروق احرار نے درج ذیل قرار دادیں پریس کو جاری کیں۔

قراردادیں

☆ آج کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلا تاخیر اسلامی نظام نافذ کر کے پاکستان کے حقیقی مقاصد کی تکمیل کی جائے۔تا کہ پاکستان امن وامان اور سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

☆ یہ اجتماع اس عزم کا ایک بار پھر اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کو اسلامی تشخص سے محروم کرنے ، دستور کی اسلامی بنیادوں کو کمزور کرنے اور پاکستانی قوم کو اسلامی و مشرقی اقدار وروایات کے ماحول سے نکال کر مغربی و ہندوانہ ثقافت کو فروغ دینے کی ہر کوشش کا مقابلہ کیا جائے گا۔پاکستانی قوم متحد ہو کر اپنے عقائد واقدار کا تحفظ کرتے ہوئے اسلام کے معاشرتی کردار کے خلاف عالمی وملکی سیکولر لابیوں کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ یہ اجتماع مشرق وسطیٰ کی تیزی سے بڑھتی ہوئی سنی شیعہ کشیدگی اور سعودی عرب، ایران کے درمیان تنازعات کی موجودہ صورت حال کو انتہائی تشویش واضطراب کا باعث قرار دیتا ہے اور او آئی سی کو اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ یہ اجتماع ملک میں قیام امن کے حوالے سے نیشنل ایکشن پلان کی حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کو غیر جانبدار رکھا جائے ، اور اس بات کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہے کہ بعض مخصوص عناصر، لابیاں اور گروہ اسے مخصوص مذہبی حلقوں ، دینی مدارس اور مذہبی قوتوں کے خلاف استعمال کر کے ، ریاستی اداروں بالخصوص فوج اور دینی حلقوں کے درمیان عدم اعتماد اور محاذ آرائی کی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ملک وقوم کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔نیشنل ایکشن پلان امن کی بحالی کے لیے اچھی پیش رفت ہے لیکن اسے منفی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

☆ یہ اجتماع بلوچستان میں حالات کی خرابی میں را، موساد اور سی آئی اے کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بیرونی ایجنسیوں ،بعض پڑوسی ممالک کے مذموم کردار اور قادیانی عنصر کی پس پردہ تخریبی سرگرمیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے لسانی اور علاقائی تعصّبات کے پھیلاؤ میں ملوث ذمہ دار عناصر کے خلاف بھر پور آپریشن کیا جائے۔تا کہ امن وامان کی بحالی ہو سکے۔

☆ یہ اجتماع کراچی میں امن وامان کی بحالی کو تحسین واطمینان کی نظر سے دیکھتے ہوئے بھتہ خوری اور ٹارگٹ کلنگ میں ملوث عناصر کو احتساب کے دائرے میں لانے کا مطالبہ کرتا ہے اور ان کے سر پرست حکومتی اور اپوزیشن ارکان کو عدالتی کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆ سی پیک معاہدہ کو یہ اجتماع پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اور اسے ملکی خوش حالی اور ترقی واستحکام کے لیے مستحسن قدم گردانتا ہے،ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاہدے کے حوالے سے پاکستان کی عزت نفس کو ہر مقام پر ملحوظ رکھ کر باعزت کردار ادا کیا جائے اور حزب اختلاف کے اعتراضات کا اطمینان بخش جواب دیا جائے، تا کہ پاکستان کے مستقبل سے متعلق اس اہم ایشو پر حکومت اور اپوزیشن کا یکجا موقف سامنے آسکے۔

☆ یہ اجتماع بھارت کے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کی بجائے سفا کی ودرندگی کے مناظر پیش کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان اور عالمی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ کشمیریوں مظلوموں کے انسانی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے انہیں بھارتی ظلم واستبداد سے

بچایا جائے اور ان کی آواز دبانے کی بجائے حق خود ارادیت دے کر ان کے دیرینہ مطالبہ کو احترام دیا جائے۔

☆ یہ اجتماع شام اور برما میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور ان کی نسل کشی کی بھی شدید مذمت کرتا ہے۔ شام میں بشاری اور روسی افواج نہتے اور بے گناہ شہریوں پر بمباری کر کے انہیں قتل کرنے اور برما میں فوجی ظالموں کے ہاتھوں مسلمانوں کے بے دریغ قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے۔ حکومت، اقوام متحدہ میں اس کے خلاف آواز اٹھائے۔

☆ یہ اجتماع وزیر اعظم نواز شریف کے قائد اعظم یونیورسٹی کے نیشنل سنٹر فار فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنے پر شدید احتجاج کا اظہار کرتا ہے، کیونکہ وزیر اعظم کا یہ اعلان ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان سائنس دان قرار دینے کی طرف ایک شعوری قدم ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس غیر آئینی فیصلے کی فی الفور واپسی کا اعلان کر کے، عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں میں پائے جانے والے اضطراب و پریشانی کو ختم کرے۔

☆ آج کا یہ اجتماع امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے، پاکستانی تعلیمی نصاب میں مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی ایماء پر تعلیمی نصاب میں تبدیلیوں کا سلسلہ بند کیا جائے اور تعلیمی نصاب کے حوالے سے مذکورہ امریکی اداہ کے لئے سفارشات مرتب کرنے والی این جی او ادارہ امن تعلیم پر پابندی لگائی جائے اور تعلیمی نصاب سے نظریہ پاکستان سے متعلق حذف کیئے گئے نصابی مواد کو دوبارہ نصاب کا حصہ بنا کر طلبہ کی فکری و نظریاتی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کے آئین میں متعینہ اختیارات اور دائرہ کار کو محدود کرنے کی بجائے کونسل کو آزادی کے ساتھ اپنا کام کرنے کے مواقع میسر کیے جائیں، کونسل کی سفارشات کو آئین کا حصہ بنایا جائے اور ان پر عمل درآمد میں رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع سندھ اسمبلی کے قبول اسلام کے متعلق منظور کردہ بل کو اسلام کے خلاف کاروائی قرار دیتا ہے، بیرونی قوتوں کے آگے سافٹ امیج پیش کرنے کی کوشش دراصل اسلامی اصولوں کے خلاف اور پاکستانی دستور سے انحراف ہے، اس غیر اسلامی اور غیر آئینی بل کو فی الفور واپس لے کر اسلام اور پاکستان کو مزید تضحیک و تشنیع کا نشانہ بننے سے بچایا جائے۔

☆ یہ اجتماع حکومت پنجاب کی قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کی کوششوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت مسلمان طلباء کی نظریاتی و فکری تربیت منہدم کرنے کی بجائے ان کے نظریاتی تشخص اور اسلامی شناخت کو بحال رکھنے میں معاون بنے۔

☆ یہ اجتماع، حکومت اور حزب اختلاف کی جاری محاذ آرائی اور ان کے انتہا پسندانہ و جارحانہ ردعمل کو ملک و قوم کے لیے ضرر رساں سمجھتا ہے اور اسے سیکولر پالیسی کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس متشددانہ رویہ کو ترک کر کے تعمیری تنقید کے ساتھ ساتھ ملک کے اندرونی مسائل پر توجہ مبذول رکھی جائے اور عوام کی مشکلات اور مسائل کے سدباب کے لیے ہم قدم ہو کر خیر سگالی کی فضاء پیدا کی جائے۔

☆ قادیانی جرائد ''الفضل'' اور ''تحریک جدید'' کی غیر قانونی اشاعت اور ممنوعہ قادیانی کتب کی اشاعت میں ملوث قادیانیوں کی حساس اداروں کے ہاتھوں گرفتاری سے ایک اچھی روایت کا آغاز ہوا ہے، یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسی طرح ملک بھر میں قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کو آئین کے دائرے میں لا کر ان کا تدارک کیا جائے۔

☆ یہ اجتماع ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی سرگرمیوں کو تشویش ناک قرار دیتا ہے اور انہیں ملت اسلامیہ کے اجماعی عقائد اور ملک کے دستور، قانون کی صریح خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے تمام ریاستی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کے اجماعی موقف سے منحرف اور دستور پاکستان سے بغاوت کرنے والے اس گروہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لیں اور اپنا دستوری کردار ادا کریں۔

☆ چناب نگر اور مضافات کے مکینوں کو مالکانہ حقوق فراہم کئے جائیں۔

☆ یہ اجتماع طیارہ حادثہ کے شہداء کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

☆ یہ اجتماع مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی مجلس عاملہ کے رکن صوفی غلام رسول نیازی (فیصل آباد) کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہے۔